ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد

ضمیمہ درس قرآن مجید | پیشگی چار روپے

جلد ۱۱ | ۱۱ صفر ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۹۔ ماگھ سمت ۶۸ | نمبر ۱۸ و ۱۹

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

کتب مذہبی

بمعہ قیمت کتب

براہین احمدیہ مجلد عا/ درثمین اردو مجلد ۴/
درثمین بے جلد اردو ۳/ درثمین فارسی مجلد ۳/
فتاوے احمدیہ ہر سہ مکمل .. .. عہ
درثمین اردو و فارسی مکمل مجلد - - ۹/

عربی بول چال - ۲/ - چولہ گورو باوا نانک صاحب ا/ لیکچر مہر سنگھ ۰/ - حضرت اقدس کی پرانی تحریریں لدود ا/ اربعین اردو ۵/ - اسماء الحسنےٰ - ۵/ - رد افترا ءمفت مکتوبات احمدیہ ۸/ - نغمۂ اکمل ۲/۰ - موعظۃ الحسنےٰ ۲/ خطبات کریمیہ ۴/ - سلک مرواریدہ ۴/ سلک مروارید ۲/ ۴/ - تحفۃ العرب ۳/ - تفسیر القرآن پارہ ۲۹ - عہ/ تفسیر القرآن پارہ ۲۸ اردو عہ/ - تفسیر القرآن پارہ ۲۷ عہ/

سنت احمدیہ ۴/ - عقائد احمدیہ ۲/ - ثنائی چکر ۲/ احسن القصص ۲/۰ - سفرنامۂ ناصر ۳/ - شدھی کی اشدھی ۲/ گلدستہ حمد ا/ - فرزند علی ۳/ - مجربات نور دین حصہ اول ا/ حصہ دوم ۱۰/ - سری ہنہ کلنک درشن ۸/ - فتح دین ۳/ کرشن لیلا ا/ - مورکھ بدھ ا/ - الاستخلاف ۴/ - غلامی ۳/ القول الصحیح ا/ - نظم مستورات ۰/ - شہادت آسمانی ۵/ شہادت آسمانی حصہ دوم ۲/ - معیار الصادقین ۳/ - کامن احمدی ۰/ احمدی کامن ۰/ - صحیفہ آصفیہ ۳/ شہادت الفرقان ۲/۰ - رویائے صالحہ ۴/ - البرہان الصحیح ۲/۰ - کتاب الصّم ا/ - حیرت کی حیرانی ۴/ - سر الشہادتین ا/ - اسوہ حسنہ - ۸/ - السر المکتوم ۶/ - تعلیم المہدی ا/ نور القرآن حصہ اول - ۲/ - نور القرآن حصہ دوم - ۴/ - دینیات کا پہلا رسالہ ا/ - لیکچر اسلام ۱/ - فضل حق ا/ راز حقیقت ا/ - سناتن دھرم ۰/ - الذکر ۲/ انجام احمد ۳/ - الحق لودہانہ ۶/ - نسیم دعوت ۳/ - الحق دہلی ۸/ خلافت راشدہ حصہ اول ۸/ - حصہ دوم ۴/ مواہب الرحمٰن ۴/ - برکات الدعا - ۱/ - سرمہ چشم آریہ - ۱۲/ - اداء دلوازی قرآن کریم ۹/ - کشف الغطاء ۲/ - الہدیٰ ۶/ ضرورت امام ۳/ - سراج الدین عیسائی کے سوالات کے

جواب ۲/ - دعوت دہلی ا/ - نماز مترجم منظوم ۰/ - سیرت ابدال ا/ - قائد مسیح برہان الصحف ۲/ - مسلمانوں کا خدا ۲/ - مجموعہ آمین ۰/ - آسمانی فیصلہ ۳/ دعوت ندوہ ا/ - ستارہ قیصرہ ۰/ - نزول مسیح ۴/ اسلامی فلسفہ ۴/ - قاعدہ کمل لنہ/ - حجۃ الاسلام ا/ رپورٹ جلسہ اعظم ۸/ - شہادت الفرقان ۴/ دافع البلا ا/ - سیرت مسیح موعود ۸/ - لغات القرآن ہجہ حصہ اول لغات القرآن حصہ دوم عہ/ - خزینۃ المعارف ۴/ خزینۃ المعارف حصہ دوم ۴/ - خطبہ الہامیہ عہ/ ٹیچنگ آف اسلام ۴/ - مجموعہ عربی نظم ۶/ مباحثہ مونگھیر ۴/ - تصدیق کلام ربانی ۸/ - عجیب ۴/ ثنائی ہرزہ درائی ۲/۰ - چودہویں صدی کا یہودی ۲/ ثنائی فرار ۳/۰ - واقعات بھاگل پور ۴/ - علمائے خلف ۳/ ثنائی چکر ۰/ - نور دل ۰/ - حق کا پرچار ۴/ یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۰/ - بائبل کا پرچار ۱/ اسلام کا گر ۔ نجات کی حقیقت ا/ - نیر اسلام ۵/۰ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۱/ - اسلام کی پہلی کتاب ۴/ - قصیدہ مہدویہ ۔/ احمدی پاکٹ بک ہر دو حصہ ۴/

بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

قابل توجہ مبایعین مخلصین

حضرت اقدس مقدس مکرم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت صفحہ ۲۵ و ۲۶ مین بیعت کنندون کو وصیت کے لئے بڑا تاکیدی حکم ارقام فرماتے ہیں ہر بیعت کرنے والا جو کچھ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ رکھتا ہے ۔ کم سے کم اس کے دسویں حصہ کی تعمیلاً وصیت ضرور ہی کردے ۔ لہذا ذیل میں اصل حکم بغرض یاد دہانی درج کیا جاتا ہے بغور پڑھ لین اور تعمیل کرین ۔

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ۔ یاد رہے کہ خدائے تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن مین تمیز کردے اور ہم خود محسوس کرتے ہین ۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر مین پڑے ہین کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ مین دین بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہین اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں ۔ صحابہ کا امتحان جانون کے مطالبہ پر کیا گیا اور انھون نے اپنے سر خدا کی راہ مین دئے خدائے تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی بناء ڈالی ہے تا کہ خبیث اور طیّب مین فرق کرکے دکھلا دے اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا ۔ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلےٰ درجہ کے مخلص جنھون نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے ۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جاوین گے اور ثابت ہو جاویگا کہ بیعت کا اقرار انھون نے سچا کرکے دکھلا دیا ہے اور صدق ظاہر کر دیا ہے ۔ بے شک یہ انتظام منافقون پر بہت گران گذرے گا اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی ۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہین ہوسکین گے ۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً لیکن اس کام مین سبقت دکھلانے والے راستبازون میں شمار کئے جاوینگے اور ابد تک خدائے تعالیٰ کی ان پر رحمتین ہون گی امیں سچ سچ کہتا ہون جنھون میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر مین سابقین اولین لکھے جاوین گے وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا وہ آہ مار کر کہے گا کاش کہ مین تمام جائداد منقولہ کیا اور غیر منقولہ کیا خدا کی راہ مین دیدیتا ۔ اور عذاب سے بچ جاتا ۔ مین بہت قریب عذاب کی تمہین اطلاع دیتا ہون اپنے لئے معہ زاد راہ جلد تر جمع کرو کہ کام آوے ۔ میں یہ نہین چاہتا کہ تم سے کوئی مال لون اور اپنے قبضے مین کر لون بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے ۔ بہتیرے ایسے ہین کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دین گے ۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائین گے تب آخری وقت میں یہ کہین گے ۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون ۔ والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

چو کار حیات است کار نہاں ✽ ہماں بہ کہ دل نگسلی زیں مکاں

پیپرمنٹ کی ٹکیاں ہمارے ایک بھائی نے پیپرمنٹ کی ٹکیون کا کارخانہ کھولا ہے مگر ان ٹکیون کو زیادہ خوش نما اور مفید اور ارزان بنانے کے واسطے وہ اس کام کے کسی ماہر دوست سے مشورہ طلب کرتے ہین کوئی ہے جو اس کام مین ان کی امداد کرے ۔

کھوئی ہوئی قوّت کی واپسی کے واسطے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور مجرّب قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہین ۔ جو بدر ایجنسی سے ملسکتی ہے ۔

مبارک میان باغ دین صاحب کو اللہ تعالےٰ نے دوسرا فرزند ارجمند عطاء کیا ہے ۔ احباب مولود مسعود کے محمود ہونے کی دعا کرین ۔

چونہ ہمارے مکرم دوست بابو امام الدین صاحب پنشنر اورسیر نے چونے کا کارخانہ بمقام اسٹیشن گولپورہ بنایا ہے کسی دوست کو چونہ کی ضرورت ہو تو عمدہ اور ارزان بابو صاحب موصوف سے مل سکیگا ؛

دُعا مدد برادرم میان حاجی احمدؐ صاحب از پریم کوٹ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے معافی گناہ اور توفیق اعمال صالح کی دعا کرین ؛

ضرورت کاتب ڈیرہ دون کے اخبار الزار عالم کے دفتر مین ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے ۔ جو عربی خط بھی لکھ سکتا ہو ۔

اطلاع اگلے اخبار کے دونون نمبر اکٹھے ۱۵ فروری کو شائع ہون گے ۔ صفحات زیادہ ہونے کے سبب کچھ کام دوسرے مطبع مین دینا پڑا ہے اسواسطے ۸ فروری کا اخبار شائع نہ ہوسکیگا ۔

کسان زراعت کا ماہوار رسالہ ۔ بابت ماہ جنوری ۱۲ء اسوقت ہمارے سامنے ہے ۔ مضامین عمدہ اور مفید ضروریات زمانہ کے مطابق اور نئی ایجادات کے معلومات سے پُر کاغذ اعلےٰ ۔ خط نفیس ۔ ایڈیٹر جناب سردار احمدؐ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر ۔ جن کو صنعتی و زراعتی نمائش کے وقت سرکاری سند مل چکی ہوئی ہے ۔ نامہ نگار سب لائق ہین رسالہ کو ہر طرح سے دلچسپ اور خوبصورت بنایا گیا ہے ۔ چندہ تین روپے سالانہ ہے ۔ رسالہ پر سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا دفتر اشاعت کہاں ہے ۔ مگر چھپا ہوا لاہور کا ہے اور غالباً اس کا دفتر بھی لاہور مین ہی ہوگا تمام زمینداروں کے واسطے اس رسالہ کی خریداری مفید ہوگی اور امداد مناسب ہوگی ۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہین ۔ درس قرآن شریف روزانہ ہوتا ہے ؛

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہین ؛

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میجر ای سی ایلیٹ دورے پر ہفتہ گذشتہ مین یہان تشریف لائے ۔ منگل اور بدھ دو روز یہان قیام رہا ۔ صاحب بہادر نے مدرسہ بورڈنگ اور مہمانخانہ سب دیکھے اور بہت خوش ہوئے ۔

سڑک کے سروست درست کرانے اور پھر کسی وقت پختہ کرا دینے کا وعدہ کیا ہے ۔

رسید زر ؛

مورخہ ۹ ۔ دسمبر ۱۲ء

سیدراجن شاہ صاحب ۱۹۴ للعہ | منشی مشتاق حسین صاحب ۲۱۲۶ للعہ
منشی گوہر علی صاحب ۲۱۹۷ عہ
منشی خادم حسین صاحب ۲۴۱۸ ؎ | میان فسیح محمد صاحب ۲۳۷۶ عہ
حکیم محمد نصیرالدین صاحب ۲۵۳۳ عہ | میان احمد دین صاحب ۲۵۱۱ ہے
چودھری ضیاءالدین صاحب ۲۶۶۴ | مولوی محمد حسین صاحب ۱۵۲۶۵۵
| ڈاکٹر فضل کریم صاحب ۲۶۶۹ للعہ

مورخہ ۱۱ ۔ دسمبر ۱۲ء

منشی علی بخش صاحب ۲۶۲۷ ؎ | میان احمد علی صاحب ۴۷ للعہ
شیخ محمد حسن صاحب ۵۴۴ للعہ | منشی غلام رسول صاحب ۱۱ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۱۳۹۶ عہ | منشی شمس الدین صاحب ۱۴۱۴ للعہ
سید محمد نذیر صاحب ۲۷۵ للعہ | حکیم علی احمد صاحب ۱۶۱۴ ؎
مولوی کرم الٰہی صاحب ۱۶۳۵ ؎ | منشی غلام محمد صاحب ۱۷۵۸ عہ
مولوی عثمان غنی صاحب ۲۶۲۵ للعہ | منشی عبد القادر صاحب ۲۱۳۹ عہ
میان رحمت اللہ صاحب ۲۲۶۷ | سلطان محمد ذیلدار ۲۳۷۲ للعہ
منشی الٰہی بخش صاحب ۲۴۰۲ للعہ | محمد ابراہیم صاحب ۲۶۲۲ عہ
مولوی عبد اللہ صاحب ۲۳۶۴ | مولوی عطر دین صاحب ۲۴۵
میان فدا حسین صاحب ۱۵۲۵ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسلام میں پورے داخل ہو

یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ○

یہ قرآن شریف کی ایک آیت ہے + اے مسلمانو داخل ہو اسلام میں سب کے سب۔ اور نہ پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ بیشک وہ تمہارا دشمن ہے کھلا +

جب تک کسی قومی کام کو کوئی قوم اختیار نہیں کرتی وہ کسی تنہا آدمی یا دو چار شخصوں سے نہیں ہو سکتا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو اکٹھے یعنے قرآن شریف اور اسلام پر کل مسلمان مضبوطی سے اور ملکر عمل کریں تب پورا پورا فائدہ مترتب ہوگا۔ یہ دو چار آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ کل قوم کا کام ہے کیونکہ تمام جہان کی اصلاح کے لئے اسلام اور قرآن شریف اللہ تعالےٰ نے بھیجا ہے اسکے لئے قومی کوشش درکار ہے نہ کہ شخصی ۔ اب احمدی جماعت کو غور کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت بھی صحابہؓ کے نمونہ پر چودھویں صدی میں قائم ہوئی ہے سوچیں کہ کس طرح صحابہؓ نے اکٹھے ہوکر اسلام کو پھیلایا۔ اور تمام دنیا میں پہنچایا۔ کل صحابہؓ کو تبلیغ اسلام کی دھن تھی۔ بت پرستی کے دور کرنے کا شوق تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید پھیلانے کا جوش۔ تب اسلام دنیا میں آج نظر آتا ہے ورنہ عرب ہی میں چند روز زندہ رہکر مر جاتا۔ یورپ سے چین تک نہ پھیلتا۔ اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں پر غالب نہ آتا۔ ایک زمانہ تک اسلام بڑھتا رہا۔ چونکہ اس کے بڑھانے والے اکٹھی کوشش کرتے تھے اور سب ملکر دل وجان سے اسلام کو پھیلاتے رہے پھر جب اسلام کا جھنڈا ٹوٹ گیا اور مسلمانوں نے اتفاق چھوڑ دیا۔ اور بجائے ایک خلیفہ کے چند بادشاہ بنگئے اور ایک سلطنت چند بادشاہوں میں بٹ گئی اور آپس میں بغض وحسد شروع ہوگیا۔ سلوک نہ رہا۔ ایک دوسرے کا مخالف بنگیا اور بادشاہ آرام طلب اور عیش پسند ہوگئے۔ قرآن شریف کی تلاوت اور تعلیم کے بجائے راگ رنگ شروع ہوگئے اور نماز کی جگہ شراب نے لے لی۔ زنا و دیگر معایب بادشاہوں اور امراء میں پیدا ہوگئے اور شریعت اسلام کی عزت معزز لوگوں نے چھوڑ دی۔ رفتہ رفتہ مسلمان پاک مسلمان نہ رہے تو تاتار کے کفار مسلمانوں پر غالب آگئے اور انہوں نے مسلمانو کا تہس نہس کر دیا۔ اور عرب کی سلطنت کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ ڈالا لیکن پھر خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی فریاد سنی۔ ایک صدی کے اندر ہی تاتاری کفار مسلمان ہو کر حامی اسلام بنگئے۔ اور انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ ترقی کی۔ ان کی ایک شاخ روم تک پہنچی اور دوسرے ہندوستان میں بادشاہ بنگئے۔ اور بھی متفرق طور پر مسلمان ترقیاں کرتے تھے اور تمام ایشیا میں چاروں طرف مسلمانوں ہی کا زور تھا۔ اگر ایک قوم پست ہو جاتی تھی تو دوسری مسلمان قوم ہی برسر حکومت آجاتی تھی۔ آخر کار مسلمانوں میں ہر طرف تفرقہ پیدا ہوگیا۔ اور سستی اور عیش پسندی آگئی۔ جابجا وہ برباد ہونے لگے۔ ترکوں کی ایک شاخ کا ہندوستان میں بیڑا غرق ہوگیا اور بقیۃ السیف مثل یہود سور و بندر بن گئے اگر کسی نے ان کا برا حال دیکھنا ہو تو دلی چلا جاوے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اسے میرے کلام کی تصدیق ہو جاوے گی۔ چند مفلوک اور نادار صاحب عالم کہلانے والے کوئی اسے نظر پڑینگے اور ضرور اسے عبرت ہوگی جب وہ معلوم کرے گا کہ یہ شہنشاہان دلی کی نسل ہے اور اب تمام دلی کے باشندوں سے ان کا حال بدتر ہے اور بد عملیاں ہنوز ان سے جدا نہیں ہوتیں الا ماشاء اللہ۔ دوسری شاخ ترکوں کی جو یورپ تک فتح کرتی چلی گئی تھی جب ان میں بھی اتفاق اور اسلام کا جوش نہ رہا۔ اور سوائے اتفاق کے اور باتوں میں یورپ کے رنگ میں رنگے گئے۔ فسق و فجور میں مبتلا ہوگئے اور ان میں سرکشی آگئی اور مدبر و منتظم نہ رہے اور ہر ایک خودغرض بن گیا۔ اور ہمچو من دیگرے نیست ہر ایک کا پیشہ ہوگیا قوم کی خیرخواہی اور دین کی پشت پناہی مفقود ہوگئی تو آہستہ آہستہ مغضوب الٰہی ہونے لگے اب ان کا بھی حال ابتر ہے۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے صوبہ بصوبہ جن سے لیا تھا۔ ان کو مثل امانت واپس کر رہے ہیں اور آئندہ نہیں معلوم کہ انکی سلطنت کے کتنے سال باقی ہیں جن کو پورا کرکے وہ بھی سینکڑوں سال کی یورپ اور ایشیا کی سلطنت کو تباہ کر دینگے اور تھوڑے بہت مقابلہ کے بعد ایران کی طرح کسی یورپ کی سلطنت کے زیر سایہ آجاوینگے اور سپین کیطرح انکے محل اور قلعے بھی یورپ کے سیاحوں کی زیارت گاہ بنیں گے اور سیاح ان کو دور دور سے آکر دیکھا کرینگے اور ان میں بوم و چغد اپنے آشیانے بنائیں گے اور تاریخوں کے صفحوں میں ان کا ذکر باقی رہ جاوے گا۔ اور وہ بہادر قوم ترک محنت مزدوری۔ سوداگری اور زمیندار کا پیشہ اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا کرے گی۔ جس کے شاہوں سے بلکہ وزراء و امراء سے شاہان یورپ کانپتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ایسا نکرے آمین +

تیسری ایک اور سلطنت اسلامی جسکو اسلامی کہنا بھی مجھے پسند نہیں۔ ایران میں تھی جو آجکل عالم نزع میں ہے اور دم توڑ رہی ہے وہاں کے باشندے بھی ایک زمانہ میں بڑے بہادر تھے اور دنیا انکے اقبال کا سکہ مانتی تھی۔ اسلام سے پہلے ان کا ایک بادشاہ بڑا عادل تھا جسے لوگ نوشیروان کہتے ہیں جسکے اوصاف حمیدہ اب تک مشہور ہیں اور فارس میں پچھلے زمانے میں ایک نامی گرامی پہلوان تھا جس کا نام رستم تھا۔ اسکی بہادری بھی ضرب المثل ہے۔ ابتدائے اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فارس آتش پرستوں سے فتح کیا گیا تھا۔ چند صدیوں کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دشمن برائے نام شیعان علی ایران پر قابض ہوگئے اور سنی فرقہ کے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ نکالتے گئے یا اپنے میں ملاتے گئے اور آجکل گویا خالص تبرائی فرقہ چند صدیوں سے وہاں کے حکام اور رعایا کا ہے سنی کوئی اطراف ملک میں شاید ہو تو ہو۔ یہ اسلام کا فرقہ ہر طرح کے منکرات میں مبتلا ہے۔ قید شریعت سے آزاد ہے۔ صحابہؓ کا دشمن علی پرست حسین پرست ہر وقت حسین کو رونے پیٹنے والا اس قدر گناہوں میں غرق ہے کہ ان کو دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں؟ خودغرض ڈرپوک دنیا کے لالچی سست الوجود مشرک اور بدعتی۔ بجائے پانچ وقت کے تین وقت نماز پڑھنے والے تقیہ باز۔ متعہ پر عامل گناہوں میں مبتلا۔ گندم نما جو فروش۔ رعیت کو ستانیوالے غریبوں سے بتشدد رشوت وصول کرنے والے۔ حسینؓ کے کفارہ پر صدق دل سے یقین کرنے والے۔ اور اب دینی حس بھی ان میں سے ماری گئی ہے قرآن شریف سے انہیں مطلق محبت نہیں رہی۔ نہ رسول مقبول سے انہیں کچھ واسطہ رہا ہے۔ یا علی و یا حسین کے سوا انہیں کچھ یاد ہی نہیں۔ فارس میں فسق و فجور کے دریا بہہ رہے تھے اور شرک

بدعت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ ناگہاں قہر الٰہی جوش میں آیا۔ اور غار والے مہدی کے منتظرین کو آپکڑا۔ اللہ تعالےٰ نے رحم فرما کر فارس کی سلطنت کو اتنا کمزور کر دیا کہ دوسری سلطنتوں کو لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے دخل دینا پڑا۔ اور سلطنت کے ٹکڑے ہو گئے ہم تو چاہتے تھے کہ تمام فارس ہماری سرکار دولتمدار کے زیر سایہ آجاتا۔ تو اس کے حق میں بہتر ہوتا مگر اسکی بدنصیبی کہ ایک بڑا حصہ فارس کا روس کے قبضے میں چلا گیا جو انشاء اللہ تعالےٰ ایرانیوں کو ذلیل بنا کر چھوڑے گا اور صحابہؓ پر تبرے بازی کا زوال ان پر بخوبی پڑے گا۔ اب امام حسینؓ اور علی مرتضیٰؓ کو کیوں نہیں پکارتے اور جنکی نذر و نیاز پر ایران کا لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کیوں ان کی امداد کو نہیں تشریف لاتے۔ **وما دعاء الکافرین الا فی ضلال**۔ کاش کہ ایران کے مسلمان اب بھی جناب الٰہی میں توبہ کریں اور گناہ ترک کر کے سچے مسلمان بنجائیں اور آپس کے نفاق چھوڑ دیں۔ اور اصحاب رسول اللہؐ کی عداوت سے باز آئیں تاکہ دین و دُنیا میں آرام پائیں اور بالکل تباہ نہوں اور قہر الٰہی سے امان پاویں۔ بظاہر شیعہ کا شرارتوں سے اور تبرے بازیوں سے باز آنا ناممکن معلوم ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو ایسے لوگوں کے ساتھ اسکی عادت ہے اے میرے احمدی بھائیو! میں قصہ گو نہیں ہوں۔ تمہیں نصیحت کیلئے یہ ذکر سنایا ہے۔ تمہارے قبضہ میں نہ تو اکبر اور شاہ جہان جیسی حکومت ہے نہ ترکوں جیسی سلطنت ہے نہ ایران کی طرح بادشاہی۔ تم تو اُس شاخ کی طرح ہو جو زمین سے نکلتی ہے اور اس کے درخت عالیشان بننے میں ہنوز عرصہ ہوتا ہے۔ اور اقسام آفات زمانہ سے اس کو اندیشہ ہوتا ہے۔ ایک گھوڑا یا گائے یا بھینس اس کو تباہ کر سکتی ہے تم بموجب حکم الٰہی **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً** کے پورے پورے متفق ہو اور ایک جان و یک زبان بنو۔ آپس میں اختلاف نہ کرو۔ تباغض و تحاسد سے بچو۔ محبت و پیار سے مل جل کر کام کرو۔ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی آرزو نہ کرو۔ جتنا جتنا خدا تعالےٰ نے تمہیں رتبہ بخشا ہے۔ اس پر راضی رہو۔ ایک بھائی دوسرے بھائی پر چیرہ دستی نہ کرے کوئی کسی کو ناحق دبائے نہیں۔ کوئی اپنے پیوستہ بھائی کو ستائے نہیں ممکن

ہے کہ چھوٹے کو خدا بڑا بنا دے اور بڑے کو چھوٹا کر دے ڈھیرہ بندی سے قوم میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ کچھ عرصہ تو اس ذریعہ سے آدمی ممتاز بنجاتا ہے لیکن آخر مشکل ہوتی ہے ممکن ہے یار موافق متفرق ہو جاویں اور جتھا ٹوٹ جاوے۔ اور آپس میں محبت نہ رہے نفرت پیدا ہو جاوے اور ایک آدمی جس طرح پہلے اوروں کو ستاتا تھا خود ستایا جائے اور چھٹی کا دودھ یاد آجائے یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے یار موافق چند روز میں ایک ایک کر مر جائیں اور یہہ تنہا اپنے دشمنوں میں گھر جائے اور جس طرح اس نے اوروں پر وار کئے تھے لوگ اس پر بھی اسی طرح وار کریں۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی پر بھروسہ نہ کرو کیونکہ سوائے اس کے کوئی قائم بالذات نہیں ہے اور وہ دل کے خیالات سے واقف ہے اس سے کوئی چھپ نہیں سکتا۔ لوگوں سے چھپنے کا کچھ فایدہ نہیں۔ جب خدا دیکھ رہا ہے اور گناہوں پر سزا دینا اس کا کام ہے پھر چھپ کر لوگوں کی بداندیشی سے حاصل کیا۔ بڑے سے بڑے احمدی کو بسبب اس کی دنیاوی وجاہت کے برا نہ سمجھو۔ اور چھوٹے سے چھوٹے بھائی کو اس کی غریبی کے باعث سے حقیر نہ جانو اللہ تعالےٰ جسموں کی بڑائی اور صفائی کو نہیں دیکھتا۔ نہ چہروں کی خوبصورتی کی اس کے ہاں کچھ قدر ہے نہ وہ جنٹلمینوں سے اُلفت رکھتا ہے نہ عمدہ بولنے والوں اور لیکچراروں سے پیار رکھتا ہے نہ فقط علم والوں سے اسے محبت ہے نہ بڑے چالاکوں سے اسے انس ہے بلکہ متقی اور پرہیزگار صالح اور دکھے ہوؤں سے وہ التفات کرتا ہے اور سیدھے سادھے اور سچوں سے اسے محبت ہے زبان کے نرم اور دل کے سخت اس کے ہاں مردود ہیں اور ریاکاروں سے وہ بیزار ہے بناوٹ اسے پسند نہیں اور تکلف سے اسے نفرت ہے فریب بازی اور تقیہ سے وہ ناخوش ہوتا ہے زبانی جمع خرچ اس کے ہاں مقبول نہیں۔ جو لوگ مصرعہ ذیل کے عامل ہیں۔ ان سے اللہ تعالےٰ کا کچھ علاقہ نہیں **مصرعہ** ستم درپردہ کرتے ہیں بظاہر پیار کرتے ہیں

احمدیہ فرقہ کی بُنیاد تقوےٰ اور پرہیزگاری پر ہے اور ہونی چاہیئے۔ علم و عمل اور حلم و حیا سے آدمی قوم کا سردار بنتا ہے نہ چالاکی اور کثرت مال و خوبی قبیل و قال سے جو شخص اپنے اطوار درست کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی

طرف جُھکے۔ تم بھی اسکی طرف جُھکو۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے سرکشی کرے۔ تم بھی اس کو ذلیل و حقیر جانو۔ تمہارے عہدیدار ہوشیار اور متقی ہوں۔ تمہارے اہلکار نیک مزاج اور پرہیزگار ہوں۔ ایک دوسرے کی تذلیل کے درپے ہو گے۔ تو خود تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ قومی مکان متفرق اینٹوں سے بنتا ہے اگر تم کسی جگہ سے ایک اینٹ نکالو گے تو دوسری اینٹیں خود بخود ڈھیلی پڑینگی۔ اور تمہاری تقلید سے اگر اوروں نے بھی کہیں کہیں سے اینٹیں نکالنی شروع کر دیں تو مکان آخر کل کا کل گر جاوے گا۔ نیز قومی باغ ہر قسم کے درختوں سے طیار ہوتا ہے اگر تم چند درخت جو تمہیں ناپسند ہیں کاٹ ڈالو گے تو اور لوگ اٹھ کر تمہارے پسندیدہ درخت کاٹنے شروع کرینگے اور انجام کار باغ برباد ہو جاوے گا مناسب ہے کہ آپس میں نہایت خلوص اور محبت سے گزارا کرو۔ غربائے مسلمین اور ضعفائے مومنین کو اپنا پشت پناہ اور اپنے قلعہ کی چاردیواری سمجھو اور اپنے باغ کے گرد کی باڑ تسلیم کرو اگر قلعہ کی چاردیواری گر جاویگی۔ تو دشمن قلعہ کو تباہ کر دینگے اور باغ کی باڑ نہوگی تو مخالفوں کے مویشی گل و گلزار کو پامال کر دینگے۔ اُمراء کا روپیہ اس قدر فائدہ نہیں دیتا جس قدر غربا اور ضعفاء کی دُعائیں کام آتی ہیں یہ سچی باتیں ہیں اور سچے دل سے نکلی ہیں انہیں قبول کر لو تاکہ دُنیا و دین میں تمہارے کام آویں۔ ایک خلیفہ کے ماتحت رہو اور اپنی حکومت اس پر قایم نہ کرو اور اس کو حقیر نہ سمجھو بلکہ دل و جان سے اسے معزز جانو اسکی رائے پر اپنی رائے کو غالب کرنیکی کوشش نہ ظاہر میں کرو نہ باطن میں۔ اپنے دلوں میں سوچو اور خوب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سمجھو کہ اگر خلیفہ تمہارا محکوم ہوا تو خلیفہ کاہے کو ہوا۔ شاہ شطرنج ہوا۔ حکومت کی باگ اپنے ہاتھ نہ لو بلکہ اس کے ہاتھ میں دو۔ اور خود تمام خورد و کلاں محکوم و خدام بنکر رہو تاکہ دُنیا و دین کے فیوض تم پر مثل بارش کے نازل ہوں خلیفہ کے معاملات میں اپنا دخل نہ دو۔ اور یہ نہ چاہو کہ خلیفہ کے تمام احکام تمہارے ہی حق میں ہوں۔ اگر کوئی حکم تمہارے حق میں نہو تو بھی خوشی سے قبول کرو اور اگر تمہارے مخالف ہو تو اسے زیادہ خوشی سے منظور کرو نہ خدا کے کل فیصلے تمہارے حق میں ہوتے ہیں نہ رسول کے نہ خلیفہ کے نہ کسی جج کے تم ناممکن و محال کے پیچھے نہ پڑو۔ زیادہ تکرار نہ کیا کرو۔

لے سامنے لگاکر نہیں جاسکتے۔ اب اس کی بیوی میرے گھر میں برتن دھونے پر ملازم ہے۔ میں نے جب اس نظارہ کو دیکھا۔ تو وجد آگیا۔ میں نے کہا میں اب جاتا ہوں اور اسی جوش میں وہاں سے رئیس کے پاس چلا گیا۔ وہاں بھی کچہری ہو رہی تھی۔ جب اس کے کھانے کا وقت آیا سب چلے گئے میں بیٹھا رہا۔ اس نے بھی دربار برخاست کیا مگر میں پھر بھی بیٹھا رہا۔ میں یہ قصہ نہیں سُناتا میں جس غرض کے لئے سُناتا ہوں وہی غرض اب بھی ہے۔

میرے گھر میں اتنی روٹی نہیں پکتی جو تم سب کا پیٹ بھر دوں۔ اس لئے میں تم کو یہ دعوت کرتا ہوں اور یہ باتیں سُناتا ہوں تاکہ تمہیں فائدہ پہنچے۔ غرض اس رئیس کو بھی وہی تقریر سُنائی۔ اس نے کہا میرے سامنے آؤ۔ اس کے سامنے پہاڑ تھا اس نے کہا یہاں ایک شہر تھا جو پہاڑ کو کرید کر بنایا گیا تھا اس کا نام دھارانگر تھا۔ ہمارے بزرگ اس شہر کے رئیس کے ماتحت تھے خدا تعالےٰ نے یہ واعظ میرے سامنے رکھا ہے اور یہ مجھے بتاتا رہتا ہے وہ مشرق میں تھا۔ پھر جنوب کی طرف رُخ کیا۔ اور وہاں ایک قلعہ دکھایا اور کہا کہ یہ قلعہ بڑے زبردست بادشاہ کا قلعہ ہے اور یہ اس غرض کے لئے ہے کہ کوئی وبائی بیماری ہو تو وہاں جا رہتے ہیں۔ اس نے اس کے متعلق تاریخی واقعہ سُنایا کہ ظلم کے سبب سے وہ سب ہلاک ہو گئے۔ میں وہاں سے اُٹھ کر اپنی جگہ آگیا۔ مگر وہ رئیس وہیں رہا۔ میں نے ادب کے خلاف سمجھا کہ یہ اُٹھا نہیں اور میں اپنی جگہ پر آگیا ہوں پر اس نے خیال کیا اور کہا کہ جہاں ہم کو کمربند ریاست دیا جاتا ہے اور جہاں گدی نشینی ہوتی ہے وہ ان بادشاہوں کا ہے جن کی غلامی پر فخر کرتے تھے اور آج ان کی نسل کو کھانا نہیں ملتا۔ اس نے کہا آج یہ نکتہ سمجھ میں آیا کہ یہ ہمارے سمجھانے کے لئے ہے۔ میں تم کو سمجھاتا ہوں کہ ہمارے گاؤں میں بھی اُجڑے ہوئے مکان ہیں ان سے عبرت پکڑو۔ ہمیں بھی کوچ کرنا پڑے گا۔ میرے پاس سیالکوٹ کا ایک شخص بیٹھا ہے میں وہاں کی تاریخ خوب جانتا ہوں وہ سالباہن کہاں ہے اور اس کے بیوی بچے کہاں۔ کیا اتنا بڑا ڈھیر خاک کا آسانی سے بنگیا ہوگا؟ پس تم اپنی غلطیوں سے اپنے آپ کو برباد نہ کرو۔ لوگوں نے تمہارے خلاف کفر کے فتوے دیئے۔ لیکن اگر تم نے خدا تعالےٰ کو ناراض کر لیا تو پھر تو کچھ بھی نہ رہے گا۔ نمک سے کھانا اچھا بنتا ہے

لیکن اگر نمک ہی گندا ہو جاوے تو کھانا کہاں اچھا رہیگا تم میری باتیں سُننے آئے ہو۔ اس لئے میں جو تمہارے مفید سمجھتا ہوں کہتا ہوں تمہیں خواہ پسند آوے یا نہ آوے! میں حوالہ بخدا کرتا ہوں میں کہاں تک کہتا رہوں گا۔ جو سُنتے ہیں وہ یاد کرلیں اور جو نہیں سُنتے اُن کو پہنچا دیں کہ

اللہ تعالےٰ کو ناراض مت کرو جو اسکو ناراض کروگے تو پھر کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔

ہر شخص اس واعظ کو یاد رکھے اس کے پاس گھرانے اور مکان اُجڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ میں نے صحت اور بیماری کی حالت بھی دیکھی ہے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو کہتے تھے کہ ہمارے پاس روپیہ آوے تو ہم یوں کریں روپیہ آتا ہے مگر وہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے جو کرنا ہے آج کرو۔

میں نے ان عورتوں کو درس میں سُنایا کہ عورتوں میں یہ برائیاں ہوتی ہیں جو غیبت کرتی ہیں۔ دوسروں پر تہمت لگانے کی عادت رکھتی ہیں۔ اگر خاوند کسی حسین جوان عورت سے للہ فی اللہ بات بھی کرے تو عورت اس پر بدظنی کرتی ہے سوکن اگر ہو تو اُسے نفرت سے دیکھتی ہیں میں نے ان کو کہا کہ ان برائیوں کو اپنے اندر رکھ کر مت سمجھو کہ احمدی ہوگئی ہیں۔ تمہیں بھی سُناتا ہوں احمدی صرف زبان سے کہدینے کا نام نہیں۔ خدا کی کتاب پر عمل درآمد کرو تاکہ وہ راضی ہو۔ میں نے مریدوں میں جان نثار بھی دیکھے ہیں جنہوں نے میری بیماری میں دُعا کی کہ ہم مرجاویں اور یہ زندہ رہے / بعض ایسے بھی ہیں کہ کہتے کہتے تھک گیا وہ نہیں سُنتے۔ میں ہمیشہ ایسی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ گویا رخصتی نصیحت ہے۔ مجھے اس کی پروا نہیں کہ کسی کو پسند آتی ہے یا نہیں میں تمہاری پسند کے لئے نہیں کہتا بلکہ خدا کے لئے کہتا ہوں اگر کہو کہ سائینس کے مضامین میرے پاس نہیں تو میں انکی قدر نہیں کرتا۔ اب قبل اس کے کہ میں تمہیں رخصت کرتا ہوں یہ نصیحت کرتا ہوں۔

ایک قومی بیماری کا علاج

ایک بدی ہے جو لوگوں میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی بدی کرتے ہیں تو [illegible] تقدیر کے حوالے کر دیتے ہیں اور اگر نیکی کرتے ہیں تو [illegible] اپنی توفیق

جتاتے ہیں۔ اس بیماری میں طبیب بہت مبتلا ہوتے ہیں کوئی مریض اگر بچ جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم نے ایسی تشخیص کی اور ایسا نسخہ تجویز کیا کہ اکسیر کی طرح مفید ثابت ہوا۔ وہاں وہ شافی مطلق بنجاتے ہیں۔ لیکن اگر مریض مرجاوے تو پھر کہدیتے ہیں کہ ہم نے تو بڑی کوشش کی مگر کیا کریں تقدیر ہی ایسی تھی۔ یہ قرآن مجید کے خلاف ہے اللہ تعالےٰ کی ذات پاک ہے اس مسئلہ میں تدبر نہ کرنے سے غلطی لگی ہے ایسی بارہ آیتیں ہیں جن میں قرآن مجید نے فیصلہ کر دیا ہے۔

شرعی اور کونی امور

یاد رکھو دو قسم کے امور ہوتے ہیں ایک کونی ہوتے ہیں۔ ان کونی امور میں انسان کا اپنا دخل و تصرف کچھ نہیں ہوتا اور نہ ان امور کے لئے وہ مکلف ہے اور نہ جزا و سزا کے لئے مامور۔ جو امور شرعی ہوتے ہیں وہ **انسان** کے دخل و تصرف کے نیچے ہوتے ہیں اس لئے وہ ان کے کرنے یا نہ کرنے پر جزا و سزا کا مستحق ہوتا ہے اس کی چند مثالیں قرآن مجید سے سُن لو۔ قرآن مجید میں ایک لفظ قضٰی ہے یہ ایک تو کونی رنگ میں بولا گیا ہے جیسے فرمایا فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین (سورہ حم سجدہ) اب سات آسمانوں کا دو وقتوں میں بنجانا اس سے انسان کو کوئی تعلق نہیں یہ اللہ تعالےٰ کے امر کے نیچے بنگیا۔ پھر یہی لفظ دوسری جگہ شرعی رنگ میں فرمایا وقضٰی ربک الّا تعبدوا الّا ایّاہ یہاں حکم دیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اب یہ فعل انسان کے دخل و تصرف کے نیچے ہے اس لئے اگر وہ اس کی تعمیل نہ کرے گا تو مستوجب سزا ہوگا۔ اسی طرح پر ایک کتب کا لفظ ہے کتب اللہ لاغلبنّ انا و رسلی اس میں کونی کیفیت ہے کتب علیکم الصیام میں شرعی صورت ہے۔

اسی طرح پر ایتان کا لفظ ہے اٰتینٰھم ملکاً عظیماً میں ایتان کونی رنگ رکھتا ہے اور ما اٰتاکم الرسول فخذوہ میں شرعی حالت ہے۔

اسی طرح ارسل کا لفظ ہے ارسل الریاح میں تو کونی ہے۔ اور ارسل رسولہ بالھدٰی میں شرعی ہے۔ حرّمنا علیہ المراضع من قبل میں حرمت کونی ہے اور حرّمت علیکم امّھاتکم الآیۃ میں شرعی ہے [illegible]

اسی طرح کلمہ کا لفظ ہے۔ حقّت کلمة ربك بیں کونی ہے۔ اذا ابتلیٰ ربه بکلمات شرعی ہے۔

اسی طرح پر ارادہ کا لفظ ہے۔ ایک جگہ فرمایا فعال لما یرید۔ دوسری جگہ شرعی رنگ میں یرید الله بکم الیسر فرمایا ہے +

غرض جب تک انسان ان الفاظ کے استعمال میں تفرقہ اور امتیاز نہیں کرتا وہ غلطی کھاتا ہے اور حدود اللہ کو توڑ کر بھی اپنے آپ کو بری ٹھیرا کر اللہ تعالےٰ کیطرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہ سخت غلطی اور گستاخی ہے اس کو چھوڑ دو۔ اور توبہ کرو +

اب میں اپنی تقریر کو اس خیال پر کہ نماز کا وقت تنگ نہ ہو جاوے اور کبھی اس خیال پر کہ تم میں سے کوئی اُکتا نہ جاوے اور کبھی اس لحاظ سے کہ کوئی دوسرا نہ کہے کہ میرا وقت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ میں نے تمہیں جو کچھ کہا ہے تمہاری بھلائی کے لئے کہا ہے تم میں بعض نوجوان ہیں جو کہتے ہیں زبان کا لائسنس لینے کا حکم نہیں ہے میں نے کہا اخباروں کے لٹریچر کو بدل دو۔ اور کہا کہ دوسرے مذہب کے متعلق اپنی تحریروں کو نرم کرو۔ تو کہا کہ آہن با آہن نوال کوفتن۔ میں نے کہا یہی چال چلو مگر اب سرکار کی قانون نے ان سے وہی کرایا جو میں قانون سے پہلے چاہتا تھا۔ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے مولوی عبد الکریم کو ایک مرتبہ کہا کہ نور الدین بہت نرم ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم بھی ان کی نرمی پر حیران ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ فطرتیں الگ ہیں بہرحال تم ہماری بات کو سنو اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اوصیکم بتقوی اللہ تقوی اللہ اختیار کرو۔ میں اسی کو وصیت کرتا ہوں متقی بنجاؤ گے تو دنیا میں بامراد اور کامیاب ہو جاؤ گے اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ تمکو ہر قسم کی تنگیوں سے نجات دے گا۔ من حیث لا یحتسب تم کو رزق ملے گا۔ تمہارے دشمن ہلاک ہونگے اور بالآخر علوم حقہ تم پر کھولے جاوینگے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور بہت استغفار کرو تا کہ گناہوں کے بُرے نتائج سے تم محفوظ رہو اور آیندہ گناہوں کے جذبات دبائے جاویں۔ استغفار بہت ہی ضروری چیز ہے اور تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کرو جو اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اس پر کھولا جاتا ہے تم میں سے بعض کمزور ہیں۔ قوت فیصلہ نہیں رکھتے اور تاب مقابلہ ان میں نہیں انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور گر جائیں اور بہت دعا کریں الحمد شریف پڑھ کر دعا کریں۔ الحمد شریف۔ درود شریف۔ استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھا کرو۔ میرا اعتقاد ہے لیکچر دیتے ہیں۔ کلام کرتے ہیں مسایل کا جواب دیتے ہیں دعاؤں سے کام لو۔ اور الحمد شریف کو ضرور پڑھو۔ تم اس کی عادت ڈالو۔ نامرادی اور ناکامی کو دیکھوگے بھی نہیں۔ تمہارا کام دعا کرنا ہو۔ اور سب سے ضروری مسئلہ لا اله الا الله پر ایمان رکھو بندہ کمزور ہے وہ اللہ ہر آن میں تمہیں کروڑوں نعمتیں عطا فرماتا ہے پھر ایک اور ضروری مسئلہ کہہ کر ختم کر دیتا ہوں ہمارا سردار ہمارا ہادی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے غور کرو۔ اُنہوں نے کس طرح دین پھیلایا اگر وہ بھی ہماری طرح ہوتے تو یہ دین ہم تک نہ آتا۔ آپ کی ان مشقتوں میں سے جو تبلیغ دین کے لئے اٹھائیں۔ ایک ادنیٰ سی بات ہے کہ طایف میں عبد یالیل کے پاس گئے اور اس کو خدا کا کلام سنانا چاہا۔ اس نے [illegible] اور دل کو بلا لوں یہ کہہ کر دہ گیا اور تمام لچوں اور شہدوں کو جمع کر کے لے آیا۔ ان کے حرامزادوں کے ہاتھ میں پتھر تھے اُنہیں کہا کہ جاتا ہے لو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۲ کوس تک بھاگتا گیا اور مجھے نہیں معلوم کدھر جاتا ہوں۔ سر سے لیکر پاؤں کے تلوے تک زخمی اور لہولہان ہو گئے۔ ایک فرشتہ نے اس حالت میں کہا کہ میں پہاڑ کا ملک ہوں اگر حکم ہو تو ان پر پہاڑ ڈالدوں آپ نے فرمایا نہیں ان کی اولاد اچھی ہو جائے گی۔ یہ ناواقف لوگ ہیں انہوں نے مقابلہ کیا ہے۔ تمہارا دل پھر نہیں آتا۔ یہ ادنیٰ سی مشقت ہے جو آپ نے تبلیغ دین کے لئے اُٹھائی۔ پس کثرت سے ایسے ہادی پر درود شریف پڑھو۔ آپ کے حسن۔ احسان۔ بردباری اور مصائب کو دیکھ کر جو اس دین کے پہنچانے میں اُٹھائے درود شریف پڑھو کہ آپ کے مدارج بلند ہوں اور آپ کو کامیابیاں نصیب ہوں پس اپنے گناہوں سے استغفار کرو۔ باہم محبت بڑھاؤ۔ بغض کو چھوڑ دو۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہیں اور اُنہوں نے خدا کے فضل سے الہام کا فیض پایا ہے وہ اس فیض کی قدر کریں خرمستیاں چھوڑ دیں ایسا نہو یہ نعمت ان سے [illegible] وبال جان ہو جاوے۔ خدا سے ڈرو کہ اس سے ڈرنے والے ضائع نہیں ہوتے +

صدائے گدا

بدر حبیب خدا

۷ و ۸ نومبر کی درمیانی رات کو چار بجے میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ دربار پر انوار میں حاضر ہوں اور گھٹنے ٹیک کر اپنا دایاں ہاتھ بڑھائے۔ ایک نظم پڑھ رہا ہوں جس کا پہلا اور دوسرا شعر تو یقیناً یہی ہے اس کے بعد کے بعض مصرعوں کی نسبت مجھے خیال گزرتا ہے کہ وہی ہیں۔ اس سے پہلے اس ردیف و قافیہ کی کوئی نظم میری نظر سے نہیں گزری اور نہ جب سے میں شعر کہنے لگا ہوں کبھی یہ ردیف و قافیہ میرے واہمہ میں گزرا۔ الٰہی تحریک سمجھ کر یہ نظم صبح تک پوری کی۔ میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض سقم بھی ہیں مگر

محتسب معذور دار د مست را (اکمل)

جام دیتا مجھے ساقی۔ تری میخانہ کی خیر — حرص رہجائے نہ باقی۔ تری میخانے کی خیر
[illegible] نہ ہو صوفی کی عنائ — کر دے دلبر سے ملاقی۔ تری میخانے کی خیر
ایسا اک جام ملے کوئی ہوس رہنے نہ دے — پیارے ساقی مرے ساقی۔ تری میخانے کی خیر
ایسا عالم ہو کہ مشہور ہو اک عالم میں — یہ میری چستی و چالاکی۔ تری میخانے کی خیر
پیالی کی تمنا نہیں پنجابی کو — ہو حجازی نہ عراقی۔ تری میخانے کی خیر
جلد تدبیر ہو محبوب سے جا ملنے کی — ہوا جاتا ہوں براقی۔ تری میخانے کی خیر
ایسی پلوا کہ نکل جائیں ہماری تن سے — سبھی امراض نفاقی۔ تری میخانے کی خیر
جستجو میں تری کانٹوں بھری جنگل میں — راحت خواب رواقی۔ تری میخانے کی خیر
ایک دن مرجع عالم یہی چوکھٹ ہوگی — پیشگوئی ہے سیاقی۔ تری میخانے کی خیر
دیدے اک جام کہ دم لیکے سناؤں گا تجھے — قصہ لیل فراقی۔ تری میخانے کی خیر
دلربائی ہے کہ دل لیکے ہو دلداری بھی — یہ تو قزاقی ہو ساقی۔ تری میخانے کی خیر
اس لئے کہتا ہوں دلدار فقط اللہ ہے — تا ابد ہے وہی باقی۔ تری میخانے کی خیر
حلق میں ڈال مرے قطرۂ آب حیواں — کہ ہوں بیمار فواقی۔ تری میخانے کی خیر
عرش تک کی میں خبر لاکے سناؤں گا تجھے — دیکھنا میری براقی۔ تری میخانے کی خیر
یہ تو پیغام ہے اکمل کا بحال فرقت — باقی پھر عند تلاقی۔ تری میخانے کی خیر

ضرورت واعظ

کلکتہ میں ایک احمدی واعظ کی ضرورت ہے جس کے سفر و قیام کا ذمہ احباب کلکتہ [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

خلیفۃ المسیح کا اعلان خلافت

میں اس مسجد میں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر اور خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی ہرگز خواہش نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالےٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اُس نے **آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کُرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں**۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں۔ تمہارا مال جو میرے پاس نذر کے رنگ میں آتا تھا۔ اس سے پہلے اپریل تک میں اسے مولوی محمد علی کو دے دیا کرتا تھا۔ مگر کسی کو غلطی **میں ڈالا اور اس نے کہا کہ یہ ہمارا روپیہ ہے اور ہم اس کے محافظ ہیں**۔ تب میں نے محض خدا کی رضا کے لئے اس روپیہ کو دینا بند کر دیا۔ کہ میں دیکھوں یہ کیا کر سکتے ہیں؟ ایسا کہنے والے نے **غلطی** کی نہیں بے ادبی کی اسے چاہیئے کہ وہ **توبہ** کرلے میں پھر کہتا ہوں کہ وہ توبہ کرلے۔ اب بھی **توبہ کرلیں**۔ ایسے لوگ اگر توبہ نہ کرینگے تو ان کے لئے اچھا نہ ہوگا +

ایک وقت کسی نے مجھ سے جھگڑا کیا۔ اس وقت کے بعد سے میں ایسے **اموال** ان کو دیتا نہیں جو بخصوص مجھے ہی دیئے جاتے ہیں۔ ہاں میں اُنہیں ایک مد میں رکھتا ہوں اور اسے ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ کی رضا کی راہ ہو۔ میں اپنی ذات اور اپنے متعلقین کے لئے تمہارے کسی روپیہ کا محتاج نہیں ہوں اور کبھی بھی خدا تعالےٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں کیا۔ وہ اپنے غیب کے خزانوں سے مجھے دیتا ہے اور بہت دیتا ہے اور میں اب تک وہ کسب کر لیتا ہوں جو خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں کہ میں تمہارے اموال کا محتاج نہیں ہوں اور نہ تم سے مانگتا ہوں + تم میرے پاس اگر کچھ بھیجتے ہو تو اسے اپنے فہم کے موافق خدا کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہوں پھر وہ کونسی بات ہو سکتی تھی کہ میں **پیر بننے کی خواہش کرتا**۔ اب خدا تعالےٰ نے جو چاہا کیا اس میں نہ تمہارا کچھ بس چلتا ہے اور نہ کسی اور کا۔ اس لئے تم ادب سیکھو۔ کیونکہ یہی تمہارے لئے **بابرکت** راہ ہے۔ تم اس **حبل اللہ کو آپ مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے**۔ جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ

معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں

تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کر دو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے نہ دو + خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالےٰ نے چار خلیفے بنائے ہیں۔ **آدم** کو۔ داؤد کو اور ایک وہ **خلیفہ** ہوتا ہے جو **لیستخلفنھم فی الارض** میں موعود ہے اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا۔ پس مجھے اگر خلیفہ **بنایا** ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے **مصالحہ** سے بنایا ہاں تمہاری بھلائی کے لئے **بنایا** ہے۔ خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت **معزول** نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے **معزول کرنے کی قدرت اور طاقت** نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا **تو وہ مجھے موت دیدے گا** (اللھم اید الاسلام والمسلمین **ببقائہ** وطول حیاتہ۔ ایڈیٹر) تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے میں تم میں سے کسی کا **بھی شکرگزار نہیں ہوں**۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے **خلیفہ بنایا**۔ مجھے یہ لفظ ہی دُکھ دیتا ہے جو کسی نے کہا کہ **پارلیمنٹوں کا زمانہ** ہے **دستوری** حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہو گئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ مل گیا۔ میں کہتا ہوں **وہ بھی توبہ کرلے** جو اس سلسلہ کو **پارلیمنٹ** اور دستوری سمجھتا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ **ایران** کو پارلیمنٹ نے کیا سُکھ دیا اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آتی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اُٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو **الٹی میٹم** آتے ہیں۔ اِدھر انجمن **ترقی و اتحاد** جو دکھ اُٹھا رہی ہے اس کا اندازہ ان خبروں سے کرلو جو **طرابلس** سے آئی ہیں۔ تم **دستوری** کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل اور اسی کے **رسن** کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے اس لئے میں پھر کہتا ہوں **واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً**

میں تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے کہ اللہ ہی **خلیفے بنایا** کرتا ہے۔ یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ فرشتے اس پر اعتراض کرکے **کیا خمیازہ** اُٹھائے تم قرآن میں پڑھو جب فرشتوں کی یہ حالت ہے اور انہیں **بھی سبحانک لا علم** لنا کہنا پڑا۔ تو تم جو مجھ پر اعتراض **کرنے ہو اپنا منہ دیکھ لو**۔ مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں۔ کہ ایران میں پارلیمنٹ ہو گئی۔ اور دستوری کا زمانہ ہے اُنہوں نے اس قسم کے الفاظ بولکر **جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی**۔ خدا تعالےٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھا دی۔ میں پھر کہتا ہوں **وہ اب بھی توبہ کرلیں**۔ میں دوستوں کو کہتا ہوں **ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ**۔ میرا مولےٰ مجھے سب کچھ دیتا ہے اگر وہ نہ چاہتا تو جب میں گھوڑے سے گرا تھا تو اس صدمہ سے مرجاتا مگر اسی نے میری حفاظت کی۔ اور جہاں پچھلے سال مجھے بولنے کی طاقت نہ تھی **آج خدا کے فضل سے میں اس سے بھی بلند آواز سے بول سکتا ہوں**

(الحمد للہ علی ذالک ایڈیٹر) پس ایسے خیالات کو چھوڑ دو پھر جو اخباروں میں بعض مضامین دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے آگے ڈرو۔ ورنہ تم پر الزام قائم ہوگا۔ خوب یاد رکھو اور رسن رکھو۔ میری **امانت دیانت** کی حفاظت تم سے نہیں ہو سکتی اور کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کل ایک بیوی نے مجھے سو روپیہ

دیا اسکے بیٹے نے ایک مصیبت سے خلصی پائی۔ اس نے نذر مانی تھی مجھے وہ روپیہ دیا۔ کیا کوئی جان سکتا تھا میری بیوی میرے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے سمجھا کہ شاید اس کا دل للچایا ہو اسواسطے میں نے اس دینے والی سے پوچھا کہ کہاں خرچ کریں وہ بولی کہ کسی اچھی جگہ خرچ کر دو۔ میں نے وہ جمع کرکے گھر بھی نہیں رکھے میرے پاس تین قسم کی رقوم آتی ہیں۔ کچھ کپڑے آتے ہیں یتامیٰ اور مساکین کیلئے اور ویسا ہی روپیہ بھی آتا ہے کوئی روپیہ دیتا ہے کہ جہاں آپ چاہیں خرچ کریں ایک کہتا ہے جہاں میرے مرشد کو ثواب پہنچے وہاں خرچ کر دو۔ اور کچھ خیرات بھی آتی ہے بعض لوگ مخصوص کر دیتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ خدا تعالےٰ کے خاص منشاء کے ماتحت ہوتا ہے کہ یہ تمہاری ذات کیلئے ہے۔ ان تمام اموال میں سے یتامیٰ کے اموال کو تو میں لا تقربوا مال الیتیم پر عمل کرنیکے لئے مولوی محمد علی صاحب کے حوالہ کر دیتا ہوں اور ایسا ہی انکے کپڑے بھی۔ جو اموال میرے پاس آتے ہیں میری حفاظت کرنے والوں کو تو میرے گوہ کی بھی خبر نہیں تو اموال کی کیا خبر ہو؟ (یہ گندہ لفظ میں نے ایک خاص وجہ سے بولا ہے) پھر جو کپڑے ہوتے ہیں بعض وقت ان میں قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اپنی بیوی کو کہا کہ ان کو بیچکر اوسط درجہ کے کپڑے بنا دیا کرو تا کہ وہ زیادہ کے کام آ سکیں۔ اس نے کہا کہ اگر میں خود لینا چاہوں تو میں نے اسے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی اور بیوی ہو جو تمہاری رشتہ دار نہ ہو وہ چاہے تو لے سکتی ہے۔ تو ایسے کپڑے بعض وقت ہم بیچ دیتے ہیں گو بہت ہی کم موقعہ ملتا ہے۔ مجھے یہاں شادیاں کرانی پڑتی ہیں اور وہ مساکین ہوتے ہیں۔ ابھی آٹھ دس نکاح ان دنوں میں ہوئے ہیں اور بجز میری ایک نواسی کے سب مساکین تھے ان کو کپڑے اور تھوڑے سے زیور دینے پڑتے ہیں ایسے اموال سے جو مساکین کے لئے آتے ہیں اس قسم کی ضرورتیں پوری کیجاتی ہیں ✤

میں یہ واقعات اپنی برأت کیلئے نہیں کہتا اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے میں تمہاری مدح۔ مذمت انکار کی پروا نہیں کرتا بلکہ اس لئے سناتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بدگمانی کرکے گنہگار نہ ہو جائے۔ ایک عورت نے ایک مرتبہ کہا کہ کپڑوں کے کوٹھے بھر لئے ہیں کوئی حساب تو نہیں لیتا۔ مجھے خیال ہوا کہ ممکن ہے اس قسم کا وہم مردوں کو بھی ہو۔ پس ایسے لوگ اگر ہوں تو توبہ کریں

عشق است و ہزار بدگمانی

میں تمہارے روپیہ کا محتاج نہیں۔ حضرت صاحب کے وقت میں بھی ایسے اموال میرے پاس آتے تھے اور میں لے لیتا تھا۔ میں تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔

مجھے تم میں سے کسی کا خوف نہیں اور بالکل نہیں ہاں میں صرف خدا ہی کا خوف رکھتا ہوں۔ پس تم ایسی بدگمانی نہ کرو۔ اور

توبہ کرو اگر ہمارا گناہ ہے ہمارے ہی ذمہ رہنے دو

اگر میں غلطی کرتا ہوں اس بڑھاپے اور اس عمر میں قرآن مجید نے نہیں سمجھایا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے؟ میری حالت یہ ہے کہ بیٹھتا ہوں تو پیر دکھی ہوتے ہیں کھڑا ہوتا ہوں تو **محض اس نیت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے**

میں نہیں جانتا میرا کتنا وقت ہے میں اس راہ سے واقف ہوں نحن امة امیة لا نکتب ولا نحسب میں نے ملازمت بھی کی ہے مگر اس میں بھی گھڑی نہیں رکھی۔ میں نے روٹی بھی نہیں کھائی۔ اور اگر چاء کی پیالی بھی نہ آتی تو اس کا بھی محتاج نہ تھا ✤ تمہاری بھلائی کے جوش میں میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقع ملے گا یا نہیں موقعہ ہوا تو توفیق ہو یا نہ ہو۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ تم کو سمجھا دوں پس میری سنو اور خدا کے لئے سنو۔ اسی کی بات ہے جو میں سناتا ہوں میری نہیں کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

غرض تفرقہ نہ کرو۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ الآیۃ۔ اللہ کا فضل یاد کرو جبکہ تم باہم اعدا تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تم باہم بھائی بھائی ہو گئے۔ تم خود غور کرو تم جو یہاں موجود ہو سب کے مذاق رنگ سب کی طرز کلام اور طریق بیان جدا شکلیں الگ اور زبانیں الگ ہیں تمہارے لباس ایک دوسرے سے نہیں ملتے پگڑیوں کے رنگ۔ ان کے باندھنے کے طریق سب جدا جدا ہیں۔ اکبر کے زمانہ میں بڑی خوبصورت پگڑیاں باندھنے کا طریق تھا۔ ایک کی پگڑی سیدھی سادھی **نورالدین** کی سی تھی دربار میں اس سے کہا گیا کہ تم کو پگڑی باندھنی نہیں آتی؟ اس نے کہا مجھے تو آتی ہے یہ باقی عورتوں سے بندھوا کر لاتے ہیں اگر انہوں نے آپ باندھی ہیں تو پھر بندھوا کر دیکھ لو۔ چنانچہ جب ان کو حکم دیا گیا تو نہ باندھ سکے کیونکہ گھر میں تو بڑے تکلف اور آئینہ سامنے رکھکر باندھا کرتے تھے۔ عورتوں سے مراد نفس ہی لے لو۔ غرض اسوقت بھی پگڑیوں کی بندش ان کے رنگ اور ململوں اور لمبائی چوڑائی سب باتوں میں فرق ہے۔ یہ اختلاف اور فرق دور تک چلتا ہے ایک خالق ہے ہم سب **مخلوق** ہیں۔ پھر اختلاف ہے ایک مرد ہے ایک عورت دونوں کے کام الگ الگ ہیں ہر ایک کے اعضا میں فرق ہے باوجود اس اختلاف کے پھر وہ اتحاد چاہتے ہیں جب ان کا اختلاط ہوتا ہے تو پھر وہ کسی اور کے خواہشمند ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کوئی بچہ ہو جاوے ہمیں کبھی خطوط آتے ہیں کہ دعائیں کرو کسی نے اپنے بچہ کا نام **غلام مرزا** رکھا مگر وہ زندہ نہ رہا ✤ غرض اکیلا ہو کر بیوی چاہتا ہے اس کے آنے پر پھر اولاد چاہتا ہے۔ پھر اولاد کی شادی پھر ان کی اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ اختلاف ہے تو کتنا۔ اور اتحاد ہے تو کس حد تک یہ تمام اختلاف **اللہ تعالےٰ کی ہستی کے دلائل ہیں** ✤

خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اختلاف السنتکم الآیۃ فی الحقیقت اگر ایک ہی قسم کے چہرہ ہوتے اور ایک ہی قسم کی آرزوئیں قد و قامت ہوتے تو کیسا دکھ اور مصیبت ہوتی۔ دوست دشمن۔ بیوی۔ بہن میں تمیز نہ ہو سکتی۔ پس یہ اختلاف جہاں بہت ہی مفید ہے وہاں باوجود اختلاف کے **وحدۃ** کے نظام کو چاہتا ہے تب یہ نتیجہ خیز اور مثمر ہو سکتا ہے میں دیکھتا ہوں ایک دوات ہے وہ آسٹریا۔ جاپان یا انگلینڈ یا امریکہ سے بنکر آتی ہے وہ الگ ہے پھر سیاہی اور اس کے اجزا کو دیکھو جب تک باہم ملکر متحد نہیں ہو گئے اس سیاہی میں لکھنے اور نقش پذیر ہونے کی طاقت نہیں۔ پھر قلم ہے اس میں آج کل کے قلم کو مد نظر رکھ کر دو تین چیزیں ہیں کچھ لکڑی ہے کچھ لوہا ہے یہ اجزا اگر باہم نہ ملیں تو قلم نہیں بن سکتا۔ پھر قلم بھی ہو لیکن اگر سیاہی کے ساتھ اس کا تعلق نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ قلم کسی شخص کے ہاتھ میں ہو اور وہ ہاتھ اس کو اس دوات تک لیجاوے اور پھر اس سیاہی سے کاغذ پر کچھ لکھے۔ کاغذ کے

مختلف اجزا کو دیکھو اور غور کرو۔ پھر لکھنے کیلئے ہاتھ کی جنبش اور آنکھ کی بصارت اور دماغ کی قوت متفکرہ سے کام نہ لیا جاوے تو کچھ بھی نہیں۔ اب تمام پراگندہ صورتوں پر غور کرو پھر ان کے اتحاد کو دیکھو وہ حالت منتشرہ میں کیا کچھ مفید ہو سکتی تھیں؟ کچھ بھی نہیں لیکن جب ان میں اتحاد اور اختلاط ہوا اور ایک مرکز پر جمع ہوگئیں تو اس سے کتابیں اور نہایت قیمتی تحریریں پیدا ہوگئیں۔ یہ مضمون بجائے خود بڑا وسیع مضمون ہے اور اس پر غور کرکے نہایت مختصر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ

نظام عالم کی رونق اختلاف سے ہے جب وہ اختلاف ایک مرکز پر متحد ہو

اپنے وجود پر غور کرو کس قدر مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے لیکن ان مختلف چیزوں کا اجتماع کیسا خوبصورت بنگیا ہے اب تم سوچو کہ باوجودیکہ تمہارے رنگ و روپ تمہاری شکلیں۔ علوم عقول۔ تعلیم۔ تربیت۔ سوسائٹی۔ مطالعہ کی کتابیں اور خواہشیں جُدا جُدا ہیں۔ پھر تم دیکھو کہ کیوں اکٹھے ہوکر باہم ایک جگہ جکڑے گئے۔ تناسخ والوں کو اس اختلاف نے غلطی میں ڈالا اور وہ اس اختلاف کو تناسخ کا نتیجہ سمجھ بیٹھے۔ کاش وہ اس اختلاف کی حقیقت پر غور کرتے تو

اس کثرت میں وحدۃ کا مزہ پاتے

یہ خوب یاد رکھو کہ کثرت میں وحدۃ کی ضرورت ہے جبتک وحدۃ نہو کثرت مفید ہی نہیں ہوسکتی۔ دیکھو کلکتہ سے لیکر پشاور تک ایک شاہی سڑک ہے جسپر ریلیں دوڑتی ہیں۔ اب تم غور کرو کہ یہ مختلف قطعات زمین مختلف لوگوں کے قبضہ میں تھے۔ ایک طاقت جسکو **گورنمنٹ** کہتے ہیں آئی اور اس نے ان قطعات کو مختلف مالکوں سے لیکر ایک کی ملکیت میں شامل کردیا۔ تب اس کثرت میں وحدۃ پیدا ہوگئی پھر اینٹوں پتھروں اور مٹی کو مختلف جگہوں سے لاکر اس پر جمع کیا۔ بظاہر مختلف چیزیں جمع کردیں۔ مگر ان کو ایک سطح اور ایک ترتیب میں رکھ کر ایک سڑک کی شکل میں تبدیل کردیا۔ پھر لکڑی اور لوہے کو بچھا کر اور ایک خاص صورت سے انہیں ملاکر لائن بچھادی۔ اور سکتہ الحدید بنگئی۔ پھر اس لائن پر گاڑیوں کو جمع کیا جن میں مختلف **عقلوں** اور ہاتھوں کے ذریعہ مختلف چیزوں۔ لکڑی لوہا۔ رنگ وغیرہ کو ایک خاص شکل میں بنایا گیا وہ اختلاف بجائے خود قایم رہ کر وحدت کا رنگ پیدا ہوگیا۔ پھر ایک اور چیز جسکو **انجن** کہتے ہیں ان کے آگے لگادیا۔ پھر اس انجن میں آگ۔ پانی کوئلہ وغیرہ اکٹھا کیا گیا سب کی سب مختلف اور متضاد چیزیں تھیں۔ مگر ایک خاص ترکیب سے ان کو ملایا تب ان سے بھاپ پیدا ہوکر حرکت کا موجب ہوگئی اب کلکتہ اور پشاور کے درمیان ریل گاڑی دوڑنے لگی جو فوائد اور آرام اس سے مل رہے ہیں وہ ظاہر ہیں مگر یہ سب کچھ

کثرت فی الوحدۃ کا نتیجہ ہے

اسی طرح پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ **اختلاف** کو رہنے دو مگر اس اختلاف کو **وحدۃ** کے مرکز کے نیچے لاؤ کہ یہ مفید اور کارآمد شے بنجاوے۔ ہمارے لوگ اختلاف کو تو ترقی دیتے ہیں مگر مرکز وحدۃ سے الگ ہوکر اس صورت میں یہ مفید نہیں بلکہ مضر ہوگا۔ **سنو!** میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں قرآن کریم میں لکھا ہے **ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئًا مذکورا**۔ انسان کی ہستی ہی کیا تھی کچھ بھی نہ تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک **قطرہ** سے ہاں ایک تھوڑی سی چیز سے بناکر سمیع و بصیر بنادیا ہے۔ میں نے جب اس پر غور کیا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو تیرہ **علوم** پہلے ہی بتادیئے ہیں۔ ابھی کہتے کہتے معلوم ہوا کہ تیرہ نہیں بلکہ ۱۴ **علوم**۔ نہ ماں سکھاتی ہے نہ باپ نہ کوئی اور۔ ان میں سے بعض علوم یہ ہیں۔ اوّل دودھ کو چوسنے اور نگلنے کا علم ہے غور کرو کہ اگر کوئی بچے کو یہ علم سکھاتا تو کس طرح اور کس بولی میں سکھاتا۔ (۲) پھر ایک اور علم ہے جو بدیہات کہلاتی ہیں (۳) بچہ کل اور جزو کو سمجھتا ہے ماں ایک چھاتی سے دودھ پلا رہی ہو اور ابھی اس میں باقی ہو جب وہ دوسری چھاتی پر لیجانا چاہے تو روتا ہے گویا کل اور جزو کو سمجھتا ہے۔ ایسا ہی بچوں کو مٹھائی دیکر دیکھا ہے اگر سارے ٹکڑے میں سے آدھی کاٹ لیجاوے تو رو پڑتا ہے (۴) طول اور عرض کو بھی سمجھتا ہے (۵) اس بات کو سمجھتا ہے کہ دو مکان میں ایک جسم نہیں ہوسکتا۔ ایک لڑکا اگر آجاوے تو اسے دھکا دیتا ہے اور ایک پستان جو آپ پی رہا ہے دوسرے کو نہیں لینے دیتا۔ (۶) دو ضدوں کو خوب سمجھتا ہے کھڑا ہونے کو جی نہ چاہے تو نہیں اُٹھتا بیٹھنے کو نہ چاہے تو کھڑا ہوجائیگا (۷) صدق و کذب کو خوب سمجھتا ہے مٹھائی نہ دو۔ اور یونہی کہدو کہ تمہارے ہاتھ میں ہے کبھی نہ مانے گا (۸ و ۹) مکان اور **زمان** کو بھی سمجھتا ہے (۱۰) **سمعیات** کی سچائی کو جانتا ہے جو نہیں کتنے سنتا ہے اسی کو یقین کرکے ان چیزوں کو اسی نام سے پکارتا ہے جس سے تم پکارتے ہو۔ (۱۱) یہ بھی مانتا ہے کہ علم **غیب** نہیں۔ (۱۲) یہ بھی مانتا ہے کہ فعل بدوں فاعل کے نہیں ہوتا۔ غرض اس قسم کے بہت سے علوم فطرتاً دیئے جاتے ہیں پس تم اگر ان فطرتی علوم سے کام لو۔ تو اللہ تعالےٰ پھر نفس مطہر دیکر خود **قرآن مجید** سکھادیتا ہے۔ غرض تم اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو یاد کرو کہ تم باہم اعدا تھے اس نے تمہیں **بھائی** بنادیا۔ اس **اخوت** کی قدر کرو۔ اور سچے دل سے قدر کرو +

انسان کی ابتدائی حالت کے علوم

ہمارے اصول پھر میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ہمارے اصول مشکل نہیں ہیں بلکہ بہت آسان ہیں۔ اوّل **ایمان باللہ** ایمان باللہ کیا چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ کو تمام صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور مسمّی اور تمام بدیوں اور نقائص سے منزہ یقین کرنا ہے اور اللہ کے سوا کسی وجود اور ہستی سے امید و بیم نہ رکھنا اور کسی کو اس کا **ند** اور **شریک** نہ ماننا۔ وہ اپنی ذات میں یکتا اپنی صفات میں بے ہمتا اپنے اسماء اور افعال میں **لیس کمثلہ شئ** ہے **پھر ملائکہ** پر ایمان ضروری ہے جو تمام نیک تحریکوں کے محرک ہیں اور ان پر ایمان لانے کی یہی غرض ہے کہ انسان ان پاک تحریکوں پر **عمل** کرے +

ایمان کے ارکان

یہ **ملائکہ نزول** بھی کرتے ہیں اور ان پاک بندوں پر جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے تعلقات بڑھاتے ہیں اور **استقامت** کے درجہ پر پہنچتے ہیں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے یہ قرآن مجید سے ثابت ہے پھر اللہ تعالےٰ کی **کتابوں** پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ نے **وقتاً فوقتاً** دنیا کی **اصلاح** اور بھلائی کیلئے اپنے پاک **نبیوں** کو بھیجا۔ اور ہم ان تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا نہیں۔ اور ان انبیاء کی بعثت، و نبوت میں ہم کوئی فرق نہیں کرتے۔ اس پاک گروہ نے خدا کا کلام مخلوق کو پہنچایا ہے۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تمام **نبوتیں** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئیں بلکہ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں اور **بصیرۃ** اور **شرح صدر** کے ساتھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف تمام نبوتوں کے **جامع** اور **خاتم** تھے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آپ **خاتم النبیین۔ خاتم الرسل** اور **خاتم کمالات انسان** تھے +

اب آپکے بعد کوئی شخص آپ کی **نبوت** اور **اتباع** میں فنا ہوئے بغیر کوئی **فیض** نہیں پا سکتا۔ اور کوئی نبوت **موثر** اور **مستند** نہیں ہوسکتی

جس پر نبوّت محمّدیہ کی مُہر نہو

سب **نبی** برحق ہیں۔ پھر **تقدیر** کا مسئلہ ہے یہ حق ہے جزا و سزا حق ہے۔ حشر نشر۔ پل صراط۔ جنّت و نار سب حق ہیں یہ **عقائد** ہیں اور عقائد کے بعد **اعمال** ہیں کیونکہ زندہ اور مثمر ایمان وہی ہے جسکے ساتھ اعمال صالح ہوں ان میں **نماز** ہے **زکوٰۃ** ہے **حج** ہے **روزہ** ہے **اخلاق فاضلہ** ہیں اور رزائل سے بچنا ہے۔ یہ سب فرض ہیں +

نماز کی سترہ رکعت پانچ اوقات میں فرض ہیں اور وتر کو فرض اور سنن کے درمیان رکھیں تو یہ بیس رکعت ہوتی ہیں اور بیس رکعت اس کی متمم ہیں اور پھر خدا توفیق دے تو ۴۰ یا ۶۰ رکعت تک بھی نوبت پہنچتی ہے

ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اور استطاعت ہونے اور راستہ میں امن کی صُورت میں عمر بھر میں ایک بار حج فرض ہے اور زکوٰۃ فرض ہے۔ اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا اور رزائل کا چھوڑنا فرض ہے۔ یہ **اعمال** ہیں +

پھر یاد رکھو۔ **قرآن مجید** کامل کتاب ہے **لا یاتیہ الباطل** من بین یدیہ ولا من خلفہٖ اسکی شان ہے باطل اس پر اثر نہیں کرسکتا جو لوگ آجکل کے علوم جدیدہ اور سائنس سے ڈرتے ہیں اُنہوں نے **قرآن مجید** کی **عظمت** اور **شوکت** کو سمجھا ہی نہیں۔ **قرآن مجید** پر باطل کا اثر نہیں ہوسکتا وہ تمام صداقتوں کی **جامع کتاب** ہے اور **خاتم الکتب** ہے اس کے فہم کے لئے اوّل وہ کتاب خود ذریعہ ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا **عملدرآمد** ہے پھر **احادیث** صحیحہ ہیں پھر **لغت** ہے پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سے **مدد** اور **دُعا** ذرائع ہیں۔ یہ میرے اصول ہیں۔ یہاں رہو تب اور چلے جاؤ تب ان کو یاد رکھو +

ہم صحابہ کرام کو اور تابعین عظام کو رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوبکرؓ و عمرؓ سے لیکر معاویہ مغیرہ تک۔ اویس قرنی و حسن بصری سے لیکر ابراہیم نخعی و نافع عکرمہ تک۔ اور اہل بیت میں خدیجہؓ و عائشہؓ سے لیکر علی المرتضےٰ اور تمام اہل بیت علیہم السلام کو اپنا پیارا یقین کرتے ہیں ہم ائمہ حدیث۔ فقہ۔ اور **تصوف** کی تعظیم **ضروری** سمجھتے ہیں اور انہیں **امام** سمجھتے ہیں اس لئے **امام اعظم**۔ شافعی۔ مالک۔ احمد بن حنبل۔ امام بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی جائز تکریم کرتے ہیں۔ اسی طرح تصوف میں حضرت سیّد عبد القادر جیلانی۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ قطب الدین بختیار کاکی۔ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء۔ **ابن عم** حضرت فرید الدین گنج شکر۔ **چراغ دھلوی** خواجہ نقشبند۔ خواجہ احمد سرہندی۔ زکریا ملتانی۔ شاہ بہاء الحق ملتانی رحمہم اللہ اجمعین کو دلسے پیار کرتا ہوں۔ اور ایسا ہی ابن حزم ابن تیمیہ اور ابن حجر اور ابن ہمام۔ ذہبی اور شوکانی کو بھی بہت محبّت کرتا ہوں۔ یہ لوگ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں اور ہادیوں میں گذرے ہیں۔ پھر اس قریب زمانہ میں **شاہ ولی اللہ** صاحب کو میں ممتاز انسان یقین کرتا ہوں اور سیّد احمد **بریلوی** کو خدا کے مخلص بندوں میں سمجھتا ہوں اور **حضرت مسیح موعود** اور **مھدی** بھی آچکے جس کا خدا نے اپنے فضل سے مجھ کو **خلیفہ** بنایا۔ **ذٰلك فضل الله یوتیه من یشاء** +

تاریخ

اب جبکہ ہمارے عقائد آپ کو معلوم ہوگئے میں ایک اور مسئلہ تمہیں بتاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ تاریخ میں **جھوٹ** اور **سچ** میں فرق کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ اب تازہ واقعہ تمہارے سامنے موجود ہے طرابلس کی جنگ کی خبریں آرہی ہیں اور وہ شائع ہوتی ہیں اب اگر کوئی شخص ان اخبارات جنگ سے کوئی تاریخ مرتب کرے تو تم ہی بتاؤ کہ اس کتاب کی حقیقت کیا ہوگی ؟ صوفیوں میں سیّد عبد القادر۔ امام قشیری اور صاحب **عوارف** کی باتیں آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں۔ مگر صاحب **فتوحات** کی تصانیف مشکل ہیں۔ فصوص اور منازل السائرین آسان نہیں +

پس تم کو میں پھر کہتا ہوں پھر کہتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں

اختلافات کو مٹا دو۔ توبہ کرلو۔ جسکے کان ہوں سُن لے جسقدر غلطی کسی سے ہوئی ہے اس سے توبہ کرلو۔

اس میں تمہارا بھلا ہے + آج میں نے عورتوں کے درس میں اس نکتہ کو سنایا ہے اور میں اس تقریر کو ختم نہیں کرسکتا جب تک تمہیں نہ سُنا لوں۔

(استغفار)

بہت سی بستیاں آباد تھیں ان بستی والوں نے اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے عذاب نے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ اُنہوں نے اپنی کرتوتوں کا بدلہ پالیا۔ یہ بات کیوں سُنائی ہے ؟ **کان والو** سن لو! **عقل والو**! سمجھ لو! اگر **میری آواز** تم تک نہیں پہنچتی تو کہو میں اور **اونچا** کروں +

سنو! ہر شخص جو بڑا بنایا جاتا ہے اس کے پڑوس میں اجڑا ہُوا کوئی گھر ضرور ہوتا ہے ہر شہر میں ہر بستی میں اس کے نظائر موجود ہیں میں ایک بستی میں رہتا تھا۔ وہاں کا ایک امیر مجھ سے حد درجہ کی دشمنی رکھتا تھا وہ میرے قتل کو چاہتا تو میں بھی اسکی زندگی کا خواہاں تھا۔ غرض میرے ساتھ اس کو سخت عداوت تھی۔ ایک دن میرے دل میں آیا کہ اتنے بڑے آدمی کو کون نصیحت کرسکتا ہے۔ یہ سوچکر میں باوجود عداوت کے اس کے گھر چلا گیا میں نے بڑی جرأت کی۔ وہ اسوقت کچہری کر رہا تھا میں بیٹھ گیا وہ حکم احکام لکھتا رہا۔ جوں جوں جگہ خالی ہوتی گئی میں بھی آگے ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ سب لوگ چلے گئے اور صرف وہ اور میں اور اس کا میر منشی اور چند پہرہ کے سپاہی رہ گئے۔ پھر اس نے میری طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کس طرح تشریف لائے۔ میں نے کہا بڑا ضروری کام ہے مگر تنہائی میں کہنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے یہ کہا تو اس کا میر منشی جو میرا معتقد تھا فوراً چلا گیا اور اس کے پہرہ کے ایک قریبی سپاہی کے باقی سپاہی بھی الگ ہوگئے تب میں نے اس کو کہا کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے لئے ایک **واعظ** ہوتا ہے کیا آپ کے لئے بھی کوئی ہے ؟ کہنے لگا **مولوی صاحب** (اسی دن مولوی صاحب کہا) ذرا کھول کر بتاؤ۔ اس پر میں نے کہا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جو بڑے آدمی ہوتے ہیں ان کے پڑوس میں کوئی نہ کوئی اُجڑا ہُوا گھر ہوتا ہے۔ جو اس کو نصیحت کرتا رہتا ہے کہ

سنبھل کر چلو ایسا نہو تمہیں بھی عذاب میں گرفتار ہونا پڑے

یہ سُنکر مجھے کہا کہ مولوی صاحب آگے آؤ۔ آگے جگہ تو نہ تھی ایک کھڑکی تھی جس کے آگے وہ بیٹھا ہُوا تھا۔ میں گھٹنوں کے بل کھڑا ہوگیا۔ پھر کہا ذرا اور آگے ہوجاؤ آخر میں اور آگے ہُوا۔ اُس نے کہا میری گدی تو وہ پڑی ہے مگر میں کبھی وہاں نہیں بیٹھا یہاں بیٹھتا ہوں مگر آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ میں یہاں کیوں بیٹھتا ہوں۔ سامنے ایک محراب دار دروازہ تھا مجھے کہنے لگا کہ کیا سارے شہر میں اتنا بڑا دروازہ آپ نے دیکھا ہے میں نے کہا کہ نہیں پھر اس نے کہا کہ اس گھر کا مالک اتنا بڑا آدمی تھا کہ جس قسم کا چھاتہ یہاں کا رئیس رکھتا ہے وہ رکھ سکتا تھا۔ اور ہم ولایت کی سیاہ چھتری بھی رئیس

تفریق بین المسلمین کے باعث تم ہوگے اور اللہ تعالے کا غضب تم پر نازل ہوگا۔ اور تمہاری خانہ ساز عزت خاک میں ملجاوے گی۔ اگر کسی امر میں اختلاف ہو تو مقدمہ کو خلیفہ کے حضور میں پیش کردو۔ اور جو وہ حکم دیں۔ اسے کل جماعت بہ طیب خاطر منظور کرلے اور پھر کدورت دل میں نہ رکھے اور جمع ہوکر اسلام اور احمدیت کو دُنیا میں پھیلاؤ۔ جس قوم کو کچھ کام نہیں ہوتا وہ آپس میں لڑتی مرتی ہے لیکن جس نے تمام دُنیا کو احمدیت کی تعلیم دینی ہے اسے آپس کے جھگڑوں سے کیا تعلق۔ جب جنگل میں نت نیا شکار موجود ہے تو گھر کی گائے بکریوں کو ذبح کرنا صریح نادانی نہیں تو اور کیا ہے یہ تو دودھ دہنے کے لئے ہیں نہ ذبح کرکے کھانے کے لئے بھائی تو قوت بازو ہوتے ہیں۔ اگر بھائیوں سے لڑوگے تو آرام وچین مفقود ہوجائے گا۔ اور جو آج مقبول ہے وہ کل مردود ہوجائے گا۔ کیا عمدہ مثال کسی فارسی والے نے کہی ہے۔ ہرکہ زن ندارد۔ آرام تن ندارد۔ ہرکہ پسر ندارد نور بصر ندارد۔ ہرکہ برادر ندارد۔ قوت بازو ندارد۔ جو نکما ہوتا ہی وہ ہزاروں غلطیوں میں پڑتا ہے۔ اور کسی احسن کام میں اگر انسان لگا ہے تو ہزاروں غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے تم اکٹھے ہوکر تبلیغ میں لگ جاؤ تاکہ اور بلاؤں اور اختلافوں سے بچو۔ اپنی نیک اطواری اور صلحکاری سے لوگوں کو اپنے میں شامل کرو۔ زبردستی سے کوئی نہیں مانتا۔ رفق و نرمی سے مذہب پھیلتا ہے۔ بُری بات بھی نرمی اور آشتی سے لوگ قبول کر لیتے ہیں۔ اور اچھی بات بھی زبردستی اور سختی سے دُنیا نہیں مانتی۔ دین کو دُنیا پر مقدم کرو تاکہ دُنیا بھی تمہارے پیروں میں آگرے اور خدا تعالے تم پر مہربان ہو۔ اور جب وہ مہربان ہوگا۔ تو کل جہان تم پر مہربان ہوجاوے گا۔ مصرعہ خدا مہربان ہو تو کل مہربان + کسی بزرگ کا الہام ہے گویا خدا تعالے اپنے کسی پرستار کو فرماتا ہے سے تو میرا ہو رہے تو کل جگ تیرا ہو۔ تم خدا کے ہوجاؤ۔ تاکہ جو کچھ تمہارے گردوپیش ہے سب تمہارا ہوجاوے۔ اے میرے پیارے بھائیو۔ یہ باتیں نفاق سے نہیں کہی گئیں۔ بلکہ محبت و وفاق والے دل سے نکلی ہیں انہیں تسلیم کرلو تاکہ سلامت رہو۔ سلامت رہو۔ باکرامت رہو۔ اے مولے تو ہمیں نفاق سے بچا۔ اور اتفاق کی توفیق عنایت کر۔ آمین +

ناصر نواب

قادیان ۱۶۔ جنوری ۱۹۱۲ء

اخبار عالم پر ایک نظر

بحیرہ قلزم میں بندش (لندن ۲۳۔ جنوری) اٹلی نے دول خارجیہ کو اطلاع دی ہے کہ اس نے بحیرہ قلزم میں عثمانی ساحل پر ایک پختہ بلاکیڈ (حالت محاصرہ بحری) ۱۵ درجہ ۱۱۔ دقیقہ اور ۱۴ درجہ ۳۰ دقیقہ۔ عرض بلد کے درمیان قائم کرلی ہے اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو جہاز اس بندش کو توڑنے یا آنکھ بچاکر نکلنے کی کوشش کریگا اس سے بین الاقوامی قوانین وعہدنامجات کے موافق سلوک کیا جائیگا

مسلمانان بنگال کا میموریل (کلکتہ ۲۴۔ جنوری) سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن نے ایک عرضداشت ہز ایکسیلنسی وایسرائے کی خدمت میں مسلمانان بنگال کی حالت کے متعلق جو تنسیخ تقسیم بنگال کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ ارسال کی ہے۔ اور مسلمانوں کے حقوق کی محافظت کے متعلق حسب ذیل عرض کی ہے۔ اوّلاً بنگال لیجس لیٹو کونسل کے نصف ہندوستانی ممبران مسلمان ہوں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو اس عہدہ پر باری باری مسلمان اور ہنود کا تقرر عمل میں آوے۔ سوم کہ ڈسٹرکٹ اور میونسپل بورڈوں میں تعلیمی گرانٹ اور ممبروں کا تقرر باعتبار تناسب تعداد آبادی کے ہو کہ سرکاری ملازمتیں بلحاظ تناسب آبادی کے دی جاویں +

نیا روپیہ۔ پیسہ اخبار کا خاص نامہ نگار مدراس سے خبر دیتا ہے کہ بنک آف مدراس کو ایک گشتی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ کہ نئے روپے کو روانی سے واپس لے لیا جاوے + اجافہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک اطالین جنگی جہاز نے ۱۹۔ جنوری کو مصری سرحد کے متصل یونس (شام) پر گولہ باری کی + جنگ ٹریپولی کی خبر روما سے آئی ہے وہ مسوآ کے پیغام کے مطابق ہے اٹالین کی زیادتی جاری ہے۔ والٹریونام اٹالین گنبوٹ ساحل مسوآ پر وارد ہوا وہاں ۲۶ ترک قیدی اُتارے گئے۔ یہ ترکی ملٹری آدمی ہیں۔ ازلیقہ و برگنز نام وغانی جہازوں سے گرفتار کئے گئے تھے۔ آخر الذکر دخانی جہاز سے جو قیدی پکڑے گئے ان میں ایک فوجی میجر بھی ہے وہ یمن کے قلعہ حدیدہ کی ترکی فوج کا کمانڈر تھا۔ اسی قلعہ سے اطالین گنبوٹ پر گولے فیر کئے گئے تھے۔ پیرس کی خبر کہ فرنچ جہاز منوبہ سے جو ترک پکڑے گئے تھے ان کی مخلصی کی بابت خط وکتابت جاری ہے یہ خط وکتابت دوستانہ ہے اور امید ہے کہ فیصلہ مصالحت خاطرخواہ ہوگا بدمزگی ہونے نہ پائے گی۔ بعد کی خبر کہ اٹلی نے بذریعہ تحقیقات معلوم کیا ہے کہ جہاز منوبہ کے ترک پکڑے تھے ان میں بعض ڈاکٹر اور خادمان ہسپتال تھے اور باقی لوگ خزانہ کے کلارک تھے۔ وہ مجروحان کے علاج کے لئے ٹریپولی جاتے تھے۔ یہ خیال غلط ہے کہ وہ ترک جنگ ٹریپولی کے لئے تھے ان کی مخلصی کے رقعہ کا مضمون زیرغور رائی ہے۔ طہران سے ایک سرکاری خبر موصول ہوئی کہ جنوب ایران میں وہاں کی گورنمنٹ نے امن وامان قائم کردیا ہے۔ گورنر صوبہ فارس اور سویڈش افسران بدیں فہمائش بھیجے گئے ہیں کہ امن قائم کرنے کی مؤثر تدابیر اختیار کریں تاکہ جنوبی ایران میں تجارتی رستے بخوبی محفوظ کئے جاویں اس سے تسلی ہوتی ہے + جنگ ٹریپولی کا سلسلہ جاری ہے اور اٹلی کی کوشش یہ ہے کہ بحیرہ قلزم میں ترکی سواحل کا بزور محاصرہ کیا جاوے مطلب یہ ہے کہ ترکی تنگ آجاوے لیکن آثار ظاہر ہیں ٹرکی اپنے منصوبہ ٹریپولی کے چھوڑنے پر تیار نہیں ہے۔ اٹلی کا نیم سرکاری اخبار میلیو رو سو لکھتا ہے کہ آخر دسمبر تک اس لڑائی پر اٹلی کا ۳۶ لاکھ پونڈ خرچ ہوچکا ہے یعنے پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ روپیہ۔ اس میں سے تین کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ پچھلے بجٹ کے فاضلات سے پورا کیا گیا ہے اور باقی روپیہ خزانہ کی ہنڈیوں سے حاصل کیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ اطالین گورنمنٹ بغیر کسی جدید قرضہ یا مزید ٹیکسوں کے دو کروڑ ۱۴ لاکھ پونڈ یا ۳۲ کروڑ ۱۰ لاکھ روپیہ اسی طریق بہم پہنچا سکتی ہے یہ بیان سرکاری ہے اور ممکن ہے کہ خاص مصلحت سے شائع کیا گیا ہو حق یہ ہے کہ اٹلی کو ہرگز امید نہ تھی کہ جنگ ٹریپولی میں ایسی طوالت ہوگی۔ اگر فرانس سے بحری تعلقات کی پیچیدگی بڑھ جاویگی تو مشکلات زیادہ ہوں گی لیکن پیغامات سے ظاہر ہے کہ اندیشہ نہ ہوگا + سویڈن میں عورتوں کو رائے دینے کا بل اگرچہ انگلستان کی عورتیں کئی سالوں سے پارلیمنٹ میں رائے دینے کے حقوق مانگ رہی ہیں اور اس کے لئے سخت جدوجہد کررہی ہیں لیکن تاحال ان کی اس جدوجہد کا کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔ لیکن سویڈن کی گورنمنٹ نے اس بارہ میں گورنمنٹ انگلستان سے پہل کی ہے اور حال ہی میں سویڈن کی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ جلد ہی پارلیمنٹ میں ایک مسودہ داخل کرنے والی ہے جس کی رُو سے عورتوں کو پارلیمنٹ میں رائے دینے اور اپنے ممبر منتخب کرنے کے حقوق دئے جاوینگے + ہمیں لائق وثوق ذریعہ سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ ایک جاپانی بیرن اور اس کی لڑکی اور داماد مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں یقین ہے کہ یہ خبر سچے اسلامی جوش اور دلی مسرت کے ساتھ سُنی جاویگی + ایران۔ لنڈن مسلم لیگ نے ایک عرضداشت ایران کے متعلق صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجی تھی اسکے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ بات چیت ہورہی ہے اور جن امور کے جلدی طے کرنے میں گورنمنٹ

الخطبات

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے دریافت کر سکتے ہیں ؛

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں ۔ تو وہ ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں ۔ باشندگان میرٹھ ۔ دہلی ۔ مظفر گڑھ ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاویگی ۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی جس کی عمر ۲۳ سال ۔ گندم رنگ ۔ جسم اور قد درمیانہ ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ ۔ مطیع و فرمانبردار ۔ پختہ و پز ۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے ۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس تک ہو ۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو ۔ کم از کم بیس روپے ماہوار کا ملازم ہو ۔ یا بیس روپے ماہوار جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو ۔ اضلاع میرٹھ ۔ دہلی مظفر گڑھ اور سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہو گی خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو اور درخواست کے ہمراہ ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۸ سال زمیندار ڈراپچ ساکن راجہ کے ضلع گوجرات ۔ جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں وہ دفتر بدر میں اطلاع دیں ۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال اور نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

(۶) ایک احمدی نوجوان ۔ کنوارا ۔ غریب الطبع ۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر ۱۸ سال ۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ ۱ر سالانہ ترقی ۔ مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین ڈپٹی اسسٹنٹ سرجن سے خط و کتابت کریں ۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک ۔ منکسر المزاج ۔ احمدی دیندار حاجی عمر ۳۸ سال ۔ خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ۔

محمد امین و فضل کریم ۔ کالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو کہ قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ ۴ر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ۔

(۹) ایک احمدی ۔ نیک طینت ۔ حافظ قرآن ۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو ۔ نکاح کے خواہشمند ہیں ۔ احباب تجویز فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی ؛

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں ۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں ۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ ۴ر کے ٹکٹ آنی چاہئیں ؛

(۱۱) مسمی جیون قوم نجار ۔ عمر ۲۲ سال ۔ شکل و شباہت عمدہ صحیح و سالم ۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ۔ ساکن موضع گھنوکے ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ ۔ کام سیپ ۔ خراس ۔ معمار ۔ نکاح کا خواہاں ہے ؛

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری ۔ سنین مروجہ عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی بکرمی ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں ہر ایک کاروباری انسان ۔ صاحب جائداد ۔ رئیس ۔ جج مجسٹریٹ رجسٹرار مصنف ۔ مورخ ۔ ایڈیٹر ۔ وکیل ۔ مختار اور مہاجن ساہوکار ۔ اور عرضی نویس ۔ ایجنٹ ۔ پٹواری ۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے ۔ اس کے بغیر بہی کھاتے ۔ وثیقے ۔ پرانے دستاویزات ۔ مورخانہ مضمون ۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح رائے قائم کرنا مشکل

جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے ۔ قیمت اصلی عہر رعایتی اخیر فروری تک صرف تین روپے (۳ر)

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی صاحب عرب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی ۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت ہی مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۲ خوراک کا ع ر کردیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہونچے ۔ ملنے کا پتہ ۔ بدر ایجنسی ۔ قادیان ۔ گورداسپور میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر

ست بچن ۴ر

مژدہ ہے کہ کتاب ست بچن چھپکر طیار ہے جسمیں سکھوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا اصل دین اسلام ہے تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو ۔ قیمت ۴ر ۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں ۔

آئینہ کمالات اسلام	ع	انوار الاسلام	۳ر
کتاب البریہ	عہر	ایام الصلح فارسی	۱ر
روئداد جلسہ دعا	۴ر	استفتاء لیکچر لاہور	۱ر
کرامات الصادقین	عہر	مواہب الرحمن پرنسپ	۱۲ر
حقیقت المہدی	۱ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
شحنہ حق	۲ر	فتح اسلام	۲ر
توضیح مرام	۳ر	انجام آتھم	عہر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	حقیقت الوحی	للعہر
تحفۃ الندوہ	۲ر	ضیاء الحق	۴ر
نشان آسمانی	عہر	سر الخلافہ	۸ر
رسالہ جہاد	۱ر	کشتی نوح	۴ر
تریاق القلوب	۱۲ر	مسیح ہندوستان میں	۴ر
نجم الہدیٰ	للعہر	چشمہ معرفت	عہر
لجۃ النور	۳ر		

المشتہر مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعود ۔ قادیان

خوش خبری سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپکر طیار ہو رہے ہیں احباب منگوا کر مفت تقسیم کریں ۔

دس شرائط بیعت ۔ ۱ ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب انکے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو تحریر ۔ ۲ ۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس از اردو نظم ۔ ۳ ۔ آپ یا رب ۔ مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب ۔ ہندوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور اسکی اسلامی اصطلاح ۔ قیمت ۔ ملنے کا پتہ ۔ بدر ایجنسی ۔ قادیان